Registered.

L. N. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۷) مطبوعہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبارات

سینٹ پیٹرسبرگ سے ایک خبر ملی ہے کہ جنرل اسٹاف نے ایڈمرل الگزیف کو اختیار دیدیا ہے کہ اگر حالات کے سبب سے ضروری معلوم ہو تو لڑائی کا اعلان دیدیوے +

اگر جاپان اس انتظام کی جو روس نے اپنے جواب میں پیش کیا ہے مخالفت کریگا تو سرکاری طور پر اعلان جنگ بہت جلد دیا جاویگا +

ڈیوک آف کناٹ فوج کے انسپکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ لارڈ رابرٹس نے صرف چھ ماہ کے لئے اس عہدے کو حاصل کرنا چاہا تھا +

روٹر کا نامہ نگار مقیم ٹاکیو خبر دیتا ہے کہ روس کے تمام جنگی جہاز ۳ فروری کو پورٹ آرتھر سے کسی نامعلوم جگہ کو روانہ ہو گئے ہیں +

جاپان کے بزرگ مدبروں کی ایک کانفرنس کی گئی جس میں شاہنشاہ بھی موجود تھے خیال کیا جاتا ہے کہ کسی بھاری بات کا فیصلہ کیا گیا ہے +

سینٹ پیٹرسبرگ میں یقین کیا جاتا ہے کہ روس منچوریا کی نسبت جاپان کی تجویز کو منظور نہیں کر سکتا +

اخبار ٹائمز کو سینٹ پیٹرسبرگ سے خبر ملی ہے کہ زار کی سمجھ جاتی رہی ہے اور روس کسی قسم کی تخفیف نہیں کریگا +

جاپان نے روس کے ساتھ مزید خط و کتابت کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اب عملی صورت اختیار کر لیا ہے +

انگلستان کے قبضہ میں سب سے زیادہ لائٹ ہوس ہیں یعنی اس کے ہر چودہ میل ساحل سمندر کے لئے ایک لائٹ ہوس ہے

پہاڑی سے ۴۰ میل پر کئی ہزار تبتی جمع ہو رہے ہیں۔ غالباً مقابلہ ہو +

صوبجات متحدہ کے اکونٹنٹ جنرل کا دفتر کانپور کو منتقل نہ کرنیکی تجویز ہو گئی۔ ہاں صرف کرنسی آفس کانپور میں قائم کرینگے۔ اکونٹنٹ الہ آباد میں رہیگا +

کابل میں قحط کے سبب سے بہت پریشانی پھیل رہی ہے۔ امیر کابل نے باہر سے غلہ منگوانے کے لئے کوچی لوگوں سے ۱۲ ہزار اونٹ حاصل کئے ہیں۔ علاوہ ان کے ساٹھ ہزار جانوران باربرداری سرکاری ہیں +

لارڈ لینسڈون نے ہم سومالی لینڈ میں اٹلی والوں کی امداد کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا ہم سومالی لینڈ اس وقت چھوڑینگے جب ملا کو پنہ سبق مل چکیگا +

شاہنشاہ روس کی والدہ ماجدہ نے آئندہ نومبر میں سینٹ پیٹرسبرگ میں بچوں کی عالمگیر نمائش کرنیکا اعلان دیدیا ہے۔ یہ نمائش انٹرنیشنل ہو گی اور اس میں ہر قسم کی علمی اور صنعتی کاریگریاں رکھی جاوینگی +

ایک مختصر کمیشن جس میں ڈائرکٹر جنرل تعلیم ہند اور ڈائرکٹران سررشتہ تعلیم بنگال۔ پنجاب اور صوبجات متحدہ شامل ہیں شمالی ہند کا دورہ کریگا اور تجاویز متعلق ترقی مختلف مدارس پر غور کریگا +

گورنر فارس نے بوشہر میں لارڈ کرزن کا خیر مقدم نہیں کیا تھا اب وہ گورنری فارس سے بحکم شاہ خارج ہو گئے +

چین کے اخبار جاپان ٹائمز کے ۱۰ دسمبر کے پرچہ میں لکھا ہے کہ برٹش منسٹر مقیم پیکن نے چینی گورنمنٹ سے اس بات کی منظوری لے لی ہے کہ برطانیہ عظمٰی تبت پر ایک پروٹکٹوریٹ قائم کرے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ از روئے معاہدہ چین اجازت دیتا ہے کہ برطانیہ عظمٰی تبت میں رسالہ بھیجے اور فوجی گریزن مقرر کرے

اخبار کیپیٹل میں کسی شخص نے مدراس کی ہندوستانی نمائشگاہ کا حوالہ دیکر بیان کیا ہے کہ اسمیں بعض اچھی بکنے کے لائق چیزیں تھیں مگر ہندوستانی اشتہار پر روپیہ خرچ کرنا بالکل نہیں جانتے ہیں۔ اسی لئے ان چیزوں کو کوئی اس شہر میں بھی نہیں جانتا جہاں یہ تیار ہوتی ہیں +

حضور وائسرائے کلکتہ کا سیزن ختم ہوتے ہی حسب ضابطہ شملہ تشریف لیجاوینگے اور وہاں سے ضروری انتظام کرکے ماہ مئی میں ولایت روانہ ہونگے۔ لارڈ ایمپتھل گورنر مدراس قائم مقامی وائسرائے کے زمانہ میں پرائیوٹ سکرٹری کے سوا اپنا تمام موجودہ سٹاف شملہ پر ساتھ رکھینگے +

پریٹوریا کی خبر بتلاتی ہے کہ ایک کمیشن قائم کی گئی ہے۔ جو ایشیائی تجاروں کے حقوق کی نسبت جنگ سے پیشتر رپورٹ کریگی

سینٹ پیٹرسبرگ سے خبر ملی ہے کہ روس کا جواب جاپان کی طرف بیرن روزن کو ٹاکیو میں بذریعہ تار ۳ ماہ حال کو روانہ کیا گیا ہے +

جاپانی جنگی جہاز نیشین اور کسوگا سنگاپور سے روانہ ہو گئے ہیں +

روٹر ٹاکیو سے تار دیتا ہے کہ جاپان نے روس کو اطلاع دیدی ہے کہ تمام شاہی تعلقات باہمی قطع کئے جاویں +

سرکاری طور پر مشتہر کیا گیا ہے کہ روس اور جاپان کے مابین صلح کی تمام تجویزیں چھوڑ دی گئی ہیں +

ایک تارگھر کی پیغام سے ظاہر ہے کہ اعلان جنگ دیا گیا ہے اور تار گھر والوں نے اشتہار دیدیا ہے کہ جاپان کو جو پیغام بھیجے جاوینگے وہ فرستندہ کی ذمہ داری پر بھیجے جاوینگے +

پنجاب میں مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کر دیا گیا

ایڈیٹوریل نوٹس

کسی دوسرے سے نجات نہیں۔ اعمال ۴ : ۱۲

مندرجہ عنوان فقرہ پطرس رسول نے شہر یروشلم میں بڑے بڑے حاکموں اور یہودی عالموں کے روبرو کہا تھا۔ اِس کے ساتھ اُس نے صاف طور سے یہہ بھی فرمایا کہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں۔ اِن دو فقروں سے صاف پایا جاتا ہے کہ کل عالم کے لوگوں کے لئے صرف ایک ہی نجات دہندہ ہے جس کے وسیلے سے وہ نجات حاصل کر سکتے ہیں اور اُس کے بغیر وہ نجات سے بالکل محروم رہینگے وہ نام خداوند یسوع مسیح ہے جس کے نام کے معنے ہی نجات دینے والا مقرر شدہ ہے۔ کیونکہ وہ اِس کام کیواسطے خود تیار ہوا اور مقرر بھی ہوا اور جس کام کو اُس نے خوب انجام تک بھی پہنچایا۔ اگر اُس کی پوری حقیقت معلوم کرنا چاہو تو انجیل مقدس کا مطالعہ کر کے دیکھو اور اب ذرہ فقرہ مندرجہ عنوان پر سوچیے کہ یہہ کیسا زور والا ہے یہہ صاف طور سے صرف ایک کی طرف اشارہ کر رہا ہے جس کا نام بتا یا گیا ہے اور باقیوں کو جنکا دعویٰ ایسا ہو جھوٹا اور بناوٹی بتا رہا ہے۔ اس لئے اِس دعوے کی تحقیق کرنا نہایت ضروری ہے اِس لئے کئی ایک ثبوت ذیل میں درج کر کے ناظرین کی توجہ اِس طرف لگانا چاہتا ہوں ؛

اوّلاً۔ زمانوں پیشتر اِس کی خبر دی گئی تھی دیکھو نوشتوں کو۔ آدم سے لیکر ملاکی تک جو عرصہ دراز تھا اُس کی خبر متواتر دی گئی۔ اور نبی اپنے نوشتوں میں بطور پیشین گوئیوں کے مخبر رہے اور اِس لئے اُن وقتوں میں لوگ بڑے منتظر بھی رہے ؛

ثانیاً۔ جس طور سے آگے لکھا گیا سب کچھ ہو بہو واقع ہوا۔ اور بے کم و کاست تمام پیشین گوئیاں انجیل کو پہنچیں اور خداوند یسوع مسیح نے آپ فرمایا کہ یہہ نوشتے میرے حق میں تھے جو اب پورے ہوئے۔ اُسکی پیدایش سے لیکر اُسکی موت اور جی اُٹھنے اور آسمان پر صعود فرمانے تک سب پورے ہوئے ؛

ثالثاً۔ معجزات۔ خداوند یسوع مسیح کے عجیب و غریب معجزات جو اُس نے خلقت کے روبرو ظاہراً عوام الناس کو دکھلائے۔ اور لوگوں نے اقرار کیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا ؛

رابعاً۔ اِن سب باتوں کے بعد اِس دین عیسوی کا بقول خداوند یسوع مسیح کے تمام دنیا میں پھیل جانا ؛

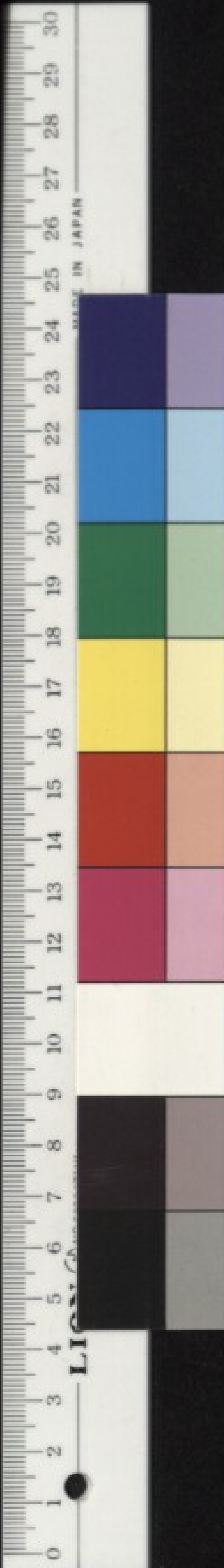
خامساً۔ خداوند یسوع مسیح کے فرمان کے مطابق ایمانداروں کو قسم قسم کی برکتوں کا حاصل ہونا جنکی تاثیر دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے ؛

اِن تمام باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی نجات دہندہ صرف وہی خداوند یسوع مسیح ہے جس کی نسبت مندرجہ بالا عنوان کا فقرہ نہایت درست ہے۔ اسواسطے سب پر فرض ہے کہ صرف اُسی پر جلد ایمان لاویں اور اپنی بیش بہا جان کی حفاظت کریں۔ ورنہ ضرور ہلاکت ہمیشہ کی ہوگی ؛

تاریکی زمین پر چھا جاویگی اور تیرگی قوموں پر۔ یسعیاہ ۶۰ : ۲ ؛

آخری زمانے کے وقت کے لئے یہہ ایک پیشین گوئی ہے جو اب ہو بہو پوری ہوتی نظر آتی ہے بہ نسبت گذشتہ زمانوں کے اِس وقت تمام دنیا میں گہری تاریکی چھائی نظر آتی ہے جس طرف نظر اُٹھاؤ گناہ کا سمندر بہتا دکھلائی دیتا ہے اور گناہ کا پیالہ لبریز ہو چکا معلوم پڑتا ہے۔ روزمرہ کے حال کو دیکھو کہ لوگ کس قدر بہت بُرے کاموں میں مصروف ہو رہے ہیں اور ہر ایک فرد بشر نیکی سے کنارہ کشی اختیار کر کے نہایت سعی و کوشش سے بُرائی کے کاموں میں قدم مارتا چلا جاتا ہے۔ قول و فعل اور رفتار و گفتار سے لوگوں نے گناہ کا پیمانہ پورا کرنے کے لئے گویا مصمم ارادہ کر لیا ہوا ہے۔ اور خوب خوش و خرم ہو کر گناہ کی خدمت کو انجام دے رہے ہیں چاہے کسی ملک میں چلے جاؤ حال یکساں پاؤ گے۔ جدھر سنو گناہ بُرائی کی زیادتی کا چرچہ ملیگا ہر کوئی گناہ میں غلطاں و پیچاں پاؤ گے۔ ہر کس و ناکس کے ظاہرا حرکات و سکنات اور اطوار و گفتار سچائی اور راستی سے منحرف پائے جاتے ہیں اور حیا اور شرم جس کا ہونا انسان جیسے صاحب عقل و ہوش کو ہر طرح واجب ہے بگڑے کوسوں بھاگا نظر آتا ہے اور اُس کے بجائے بے شرمی اور بے غیرتی کا جامہ زیب تن کیا ہوا نظر آتا ہے گناہ کا ذرہ گویا انسان کے ہر ایک عضو اور رگ و ریشے میں جم گیا اور تاریکی گویا تمام اپنی خوفناک بربادیوں کے ساتھ شب تاریک کی مانند خوف زدہ کر رہی ہے۔ اور تیرگی قوموں پر چھا جاویگی یہہ بھی بالکل پورا ہوتا نظر آتا ہے قوموں کا حال تو تاریخ خوب بتلا رہی ہے جسکو مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عروج و زوال ہر قوم پر متواتر آتا جاتا رہتا ہے مگر اِس زمانہ میں تمام قوموں کی دینی حالت کا جو حال ہے وہ سب جانتے ہیں کہ اُس قدر ابتر ہے اور لوگوں نے درحقیقت اپنے آبائی مذاہب کو تو ترک کر دیا ہے پر اِس کے بجائے دراصل کوئی مذہب تو اختیار نہیں کیا پر عقلی باتیں قبول کر لی ہیں جن پر وہ چل تو نہیں سکتے پر انکا دم تو مارتے ہیں۔ بجرجر کا مقام ہے کہ خدا نبی کی معرفت یوں فرماتا ہے کہ جو اُس کے لوگ ہیں یعنے مسیحی ہیں انکا ایسا حال نہیں ہے بلکہ ایسے زمانے میں وہ عمدہ قسم کی حالتمیں ہیں جیسا کہ لکھا ہے ؛ لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا۔ اور اُس کا جلال تجھ پر نمودار ہوگا۔ یسعیاہ ۶۰ : ۲ ؛

دیگر اقوام کا حال تو جیسا ہے خوب معلوم ہے مگر دنیا بھر میں مسیحی قوم کا حال جو اِس زمانہ میں ہے وہ حیرت انگیز ہے کہ اُس کو خدا کے فضل سے ہر قسم سے ترقی اور برتری خدا کا دہنا بازو اُسکی امداد پر ہے کیونکہ اُسکی طرف سے خود خداوند طالع ہے اور اُس کا جلال اِس زمانے میں نمودار ہو رہا ہے۔ اِس لئے اور تمام اقوام کے مقابلہ میں اُس کی ایسی صورت ہے۔ اب مخالفین عیسائی مذہب ذرہ خیال کریں اور یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی پر سوچیں اور راست اور حق مذہب کو اختیار کریں ؛



مُضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

(۴۳) سوال

اور یسوع تمام جلیل میں پھرا ہوا اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کے سارے دکھ اور بیماری رفع کرتا تھا.... سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماری اور عذاب میں گرفتار تھے اور اُنہیں جن پر دیو چڑھے تھے اور مرگیوں اور جھولے کے مارے ہوؤں کو اُس پاس لائے اور اُس نے اُن کو چنگا کیا (متی ۴: ۲۳ و ۲۴)۔

(محقق) اگر آجکل کی پوپ لیلا یعنے منتر پرش چرن امرت اشیرباد۔ تعویذ اور خاک کی چٹکی دینے سے بھوتوں کا نکالنا اور بیماریوں کا رفع کرنا درست ہو تو یہہ انجیل کی بات بھی سچی ہو۔.. اگر عیسائی لوگ عیسیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں تو یہاں کے دیوی کے مجاوروں کی باتیں کیوں نہیں مانتے۔ کیونکہ یہہ باتیں بھی اُنہیں کی مانند ہیں ॥

(رہبر) پنڈت جی کی منطق ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کہا جاوے کہ خرگوش آدمی ہے کیونکہ آدمی کے دو کان ہیں اور خرگوش کے دو کان ہیں (گو وہ ذرہ لمبے ہیں) اسلئے خرگوش آدمی ہے۔ چونکہ منتر وغیرہ سے بھوتوں کا نکالنا اور بیماریوں کو دور کرنا درست نہیں ہے اس لئے مسیح کے الٰہی قدرت کے معجزات بھی درست نہیں! معجزات مسیح سے انکار کرنے کی یہہ خوب آسان تجویز ہے۔ مگر یاد رہے کہ مسیح کے معجزے ایسی آسانی سے غلط ثابت نہیں ہو سکتے۔ اصل اور جعل میں کچھ مماثلت ہو تو اس سے اصل کی تکذیب نہیں ہو جاتی۔ پیشتر اُس سے کہ اِس مماثلت کا بطلان ظاہر کروں ॥

اوّل یہہ واضح کرتا ہوں کہ منتروں وغیرہ کی اصل کون تھی اور کیونکر ایسی واہی باتوں نے ہندوؤں میں رواج پایا۔ پُرانوں سے پہلے ایسے خیالات کہاں تھے ॥

معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں میں خدا اور اُس کی قدرت کا اور اُس کے الہام کا خیال تو نہیں تھا لیکن رکھشوں اور اُن کے باعث بیماریوں کا اور دشمنوں کا ڈر بہت رہتا تھا اور اُن کے اثر کو دُور کرنے کے لئے منتر اور قربانی اور دیگر تجویزیں استعمال کی جاتی تھیں۔ چنانچہ

(۱) ویدوں میں مذکور ہوا ہے کہ دیو تے بدروحوں (راکھشوں) کو کس طرح نکالتے تھے۔ ایتریا برہمنہ کتاب پہلی فصل ۲۳ میں یوں لکھا ہے۔ کہ دیوتوں اور بدروحوں میں لڑائی ہونے لگی بدروحوں نے زور آور بادشاہوں کی مانند ان عالموں کو قلعے بنا دیا۔ پھر انہوں نے اس زمین کو آہنی گڑھی۔ ہوا کو روپے کا قلعہ۔ اور اکاس کو سونے کا قلعہ بنا دیا۔ اس پر دیوتوں نے ایکدوسرے سے کہا کہ آؤ ہم اِن قلعوں کے مقابلہ میں اور عالم بنا دیں تب اُنہوں نے قربانگاہیں بنائیں اور وہاں تگونی سوختنی قربانی ادا کی۔ پہلی قربانی کے ذریعہ انہوں نے بدروحوں کو زمینی قلعہ سے نکال دیا۔ دوسری کے ذریعہ ہوا سے اور تیسری کے ذریعہ اکاس سے۔ یوں بدروحیں دیوتوں نے فتحمندی کے ساتھ عالموں میں سے نکالدی تھیں"۔ (تعجب ہے کہ پھر ہندو لوگ بدروحوں کو نکالنے کی تجویزوں میں کیوں سرگرداں رہے ہیں)۔

(۲) پھر منتروں یعنے گیتوں کے وزن میں بڑی تاثیر مانی جاتی ہے۔ چنانچہ

ایتریا براہمنہ میں گیتوں کے مختلف وزنوں کی بابت یوں تعریف کی گئی ہے کہ "جو کوئی عمر درازی چاہتا ہے چاہئے کہ وہ دو آیات اُشنیہہ وزن کی استعمال کرے۔ کیونکہ اُشنیہہ زندگی ہے۔ جو کوئی یہہ علم جانتا اور دو اُشنیہا استعمال کرتا ہے پوری عمر یعنے ایک سو برس (کو پہنچتا ہے) ॥

جو کوئی بہشت چاہتا ہے چاہئے کہ دو ککبہ (یعنے دو اُشنیہہ میں ۲۸ ہجے ہیں۔ اِن تینوں عالموں (زمین۔ ہوا۔ اور اکاس) میں سے ہر ایک میں ۹ مقام ہیں ایک دوسرے کے اُوپر جیسے سیڑھی کے قدم) ۲۸ قدموں سے وہ اِن عالموں میں سے ہر ایک میں الگ الگ چڑھ جاتا ہے اور ۲۸ واں قدم لیکر وہ اکاس میں پختہ طور سے جا کھڑا ہوتا ہے۔ جو کوئی یہہ جانتا اور دو اُشنیہہ برتتا ہے وہ اکاس میں پہنچ جاتا ہے ॥

جو کوئی قوت چاہتا ہے چاہئے کہ دو تر شتبہا استعمال کرے۔ تر شتبہہ زور اور قوت اور تیزی حواس ہے۔ جو کوئی یہہ جانتا اور دو تر شتبہا استعمال کرتا ہے قوی ہو جاتا ہے۔ تیز اور مضبوط حواس پاتا ہے ॥

جو کوئی چوپائے چاہتا ہے چاہئے کہ دو جگتیں استعمال کرے۔ پشو جگتی کی مانند ہیں۔ جو کوئی یہہ جانتا اور دو جگتیں استعمال کرتا ہے مویشیوں میں مالدار ہو جاتا ہے" ॥ دیکھو Account of the Vedas. p. 4.

کیوں پنڈت جی وید منتروں کی نظم بندی میں یہہ تاثیریں سچ ہیں؟ کیا یہہ لفظی ٹوٹکے درست ہیں؟ اور آجکل کے منتر جنتر ویدوں سے کوئی نرالی بات تو نہ ہوئے۔ آپ نے انکو نادرست کیوں کہا؟

(۳) پھر ستیتھ براہمنہ ۷-۸-۱ اور ۱۰ میں گاڑی کے دھرے کچوں چوں کا یہہ منتر آیا ہے ॥

"جب کبھی دھرا چوں چوں کرتا ہے تو آدمی وہ دعا.... پڑھے۔ کیونکہ وہ آواز جو دُھرے میں ہے شیطانی ہے۔ اِس طور سے وہ اُس آواز کو راضی کرتا اور اُسے دیوتوں کی آواز بنا دیتا ہے" ॥ دیکھو Macdonald's Brahmanas of the Vedas. page 160.

کیوں پنڈت جی یہہ وید منتر کیسا ہے؟ گاڑی بانوں کو اسکی ضرور خبر دینی چاہئے ॥

(۴) یرقان کا منتر۔ رگ وید منڈل پہلا۔ گیت ۵۰۔ آیت ۱۱ و ۱۲ ॥

"اے سُریا (سورج) میرے دل کی بیماری دور کر مجھ میں سے یہہ زرد رنگ نکال دے ॥

ہم طوطوں اور شارکوں کو اپنی یہہ زرد رنگی دے دیں یا میری یہہ زرد رنگی ہرتال کے پیڑوں میں چلی جاوے"

درگ وید۔ از ترجمہ گرفیتھ صاحب۔ پروفیسر ولسن صاحب لکھتے ہیں کہ یہہ آیات واجبی رسومات کے ساتھ بیماری کو دور کرنے کے واسطے بولی جاتی ہیں ؛

پھر رگ وید منڈل اول کا گیت ۱۹۱ - اور منڈل ۷ کا گیت ۵۰ - کیڑوں اور بچھوؤں کے زہر اور مصنوعی زہروں کو دور کرنے کے لئے بطور تریاک دل میں پڑھا جاتا تھا ان گیتوں میں زہر اور زہریلے جانوروں کے اور بیماریوں کے برخلاف دعا ہے - اور مدتھ پر ان کا پڑھنا مؤثر سمجھا جاتا تھا - مگر پنڈت جی کیا آپ اِس کو درست مان گئے کہ ان گیتوں کے الفاظ پڑھنے میں سچ مچ یہہ تاثیر تھی ؟ ناظرین غور کریں کہ ان ویدک اوہام نے مابعد کے ہندوؤں کے وسوسوں کے لئے کافی بنیاد ڈالی ہوئی تھی جنکو پنڈت جی غلط کہتے ہیں - ہم بھی اُن کو سچ تو نہیں کہتے لیکن ویدوں کو بھی ویسا ہی پاتے ہیں - وید بھی پرانوں کے ساتھ ہی سمیٹ دینے چاہئے اور آپ کا اتھرون وید تو ایسے منتروں اور تعویذوں کا قرابادین ہے اُس کو بھی دور کیجئے - باقی جو کچھ رہ جائے اُس کا ہمکو پتا دیجئے ؛

رینالڈ کا قصہ

پانچواں باب

بپتسمہ اور شادی

فرمایا مسیحی زندگی میں ؛ نہیں جس ستکوں کی باہیرجی میں شام کا وقت ہے - کسی قدر چاند کی روشنی بھی معلوم ہونے لگی ہے - درخت اپنے برگ و بر پر انوکھی سوبھا کا منظر پیش کر رہے ہیں - اور قدرت کاملہ کی نہایت اعلیٰ حسن کاری کو دکھلا رہے ہیں - گویا زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ اے انسان خاک کے کیڑے تو خدا کی پُرحکمت دستکاریوں کو دیکھ کر بھی اُسے نہیں قبول کرتا - وہ اپنی بخشش مفت تجکو دیتا ہے - چاند کی روشنی سورج کی حرارت - حیات بخش ہوا - پانی - یہہ کل تجکو قدرت کاملہ کی عنایت سے مفت ملتا ہے - نہ تجکو ان کی قیمت دینی پڑتی ہے نہ اُس کے عوض تجھ سے کوئی سخت محنت لیجاتی ہے ؛

قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

تجھے ذرا بھی خیال نہیں کہ مجھے اپنے اُس مالک کی کچھ خدمت کرنا لازم ہے - تو اُسے بھول گیا - لیکن اگر وہ بھولتا تو تجکو ڈھونڈھے پناہ نہ ملتی خدا اب بھی تجھ سے کہتا ہے کہ اُٹھ اے بنی آدم میری طرف پھر میں تمہاری موت سے خوش نہیں ۔ اے انسانوں اُس روز تمہاری کیا گت ہوگی جب خدا تمہیں اپنے احسانات یاد دلا کے تمہاری نافرمانی کا سبب پوچھیگا - اور کہیگا کہ تو نے اپنی ساری عمر لایعنی اور دنیا کے دھندے کاموں میں صرف کی ہے - اب جا اُس جلتی ہوئی آگ میں جسم و جان کی آگ کبھی نہ بجھیگی - تب تو نہ تمہارے پاس کوئی جواب ہوگا نہ کوئی بہانا ہوگا - چار ناچار آتش دوزخ کا ایندھن بننا پڑے گا - اس وقت تمہارے دوست - رشتہ دار - دولت اور نوکر کسی کام نہ آئینگے - تب تم اُس تکلیف میں کسے پکارو گے - لو سنو - ابھی ایک دھیمی آواز انجیل کے فردوس سے نکل کر تمہارے کانوں تک آتی ہے وہ تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں کہ آج تمہارے لئے مسیح بچانے کو تیار ہے - وہ تجکو بچائیگا - وہ موت کی وادی اور دوزخ کے تاریک راستے سے تجکو سلامتی کے ساتھ ہاتھ پکڑ کے لیجائے گا - اور خدا کے حضور تمہارا حساب کتاب چکا دیوے گا - وہ سارا قرض جو تیرے ذمہ ہوگا ادا کرے گا مگر شرط یہہ ہے کہ تم اپنے ایمان کی زبان سے کہو کہ - اے پیارے مسیح میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں اے میرے خداوند خدا میں تیرا ہی ہو کے رہوں گا - اور تیری ہی آواز سنوں گا - تو مجھے سنبھال - میں اپنے کو تیرے سپرد کرتا ہوں تو میرا مالک اور میں تیرا فرمان بردار ہوں - مجکو یقین ہے کہ روز محشر تو ہی میرا شافی ہوگا ؛

مسٹر اور مسز رینالڈ اِس وقت کرسیوں پر بیٹھے ہوئے نظر آرہے ہیں - مگر اِس وقت سوائے اِن دونوں کے تیسرا کوئی نہیں ہے - اور یہہ ضرور کسی خاص معاملہ کی نسبت گفتگو کر رہے ہیں - اور مسز رینالڈ کے چہرے میں کبھی چہرہ اُتر سا جاتا ہے - کبھی اداسی اپنا رنگ لاتی ہے - لیکن رینالڈ نہایت تحمل اور ضبط سے کام لے رہا ہے - آؤ سنیں یہہ کونسی باتیں ہیں جو آج ہمکو تعجب دلا رہی ہیں ؛

مسز رینالڈ - اب تو جان جوان ہوا ہے - اُس کی شادی کی فکر کرنا چاہئے - آجکل کے زمانے بُرے ہیں - جہانتک ہو اُس کا جلد پیوند ہو جانا چاہئے - خیر یہہ تو دیر کی بات ہے - چھوٹے لڑکے کا بپتسمہ تو آیندہ ہفتہ ہو جانے دو ؛

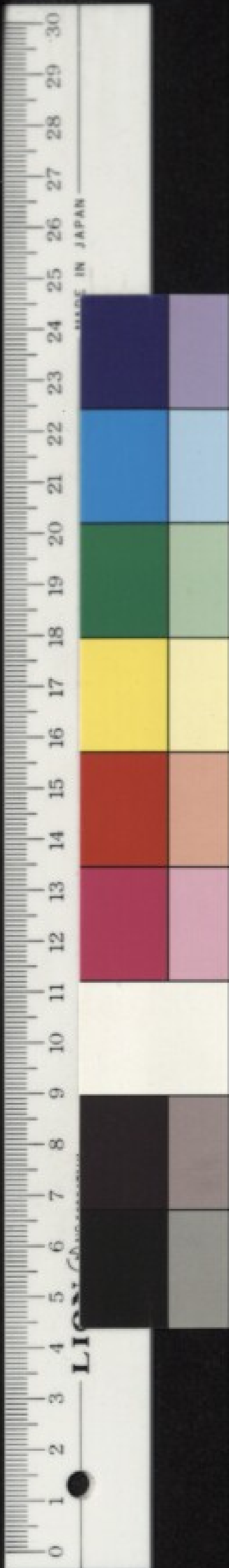
رینالڈ - واقعی تم درست کہہ رہی ہو - میرا بھی یہی خیال تھا - کہ آیندہ ہفتہ بچہ کا بپتسمہ ہو جائے تو اچھا ہے ؛ کیونکہ مسیحی بچوں کو جلد بپتسمہ ملجائے تو اور بھی اچھا ہے ؛

مسز رینالڈ - خیر یہہ تو کوئی بات نہیں کہ مسیحی بچہ کا جلد بپتسمہ ہونا اچھا ہے کیونکہ وہ تو مسیحی خاندان میں پیدا ہو تعلیم پائی - اگر نہ بھی ہو تو آخر وہ عیسائی سے دوسری ذات تھوڑے ہو جائیں گے - مگر پھر بھی ہمارے بچے کو جلد بپتسمہ ہو جانا چاہئے ؛

رینالڈ - کوئی عیسائی قوم میں پیدا ہونے سے عیسائی نہیں کہلاتا بلکہ یہہ امر دل سے علاقہ رکھتا ہے - پوچھتا ہوں کہ میں مسیح کا ہوں اُسے بپتسمہ لینا ضروری ہے ؛

مسز رینالڈ - کیا عیسائی قوم کا پیدا ہوا عیسائی نہیں کہلاتا - یہہ تو الجھی بات ہے - ذرا بپتسمہ اور اِس بات کو صاف صاف بیان کرو ؛

رینالڈ - وہ عیسائی چاہے کہلائے - لیکن جب تک خداوند مسیح کے حکموں کی کوئی پیروی نہ کرے عیسائی نہیں ہو سکتا - اور بپتسمہ کی تشریح یہہ ہے کہ انسان گناہ سے پیدا ہوتا ہے اور اُس کی بابت مسیح نے فرمایا ہے کہ جب تک کوئی سر نو پیدا نہ ہو ہمیشہ کی زندگی نہیں پا سکتا - اور یہہ نئی زندگی کوئی اپنے آپ نہیں حاصل کر سکتا بلکہ





جنہوں زندگی پانے کا ظاہری نشان ہو فرمادینا چاہئے۔ اول خداوند مسیح نے بپتسمہ کے دو جز بتلائے ہیں پانی اور روح القدس۔ دوسرے بپتسمہ لینے سے آدمی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں مسیح کو اپنا منجی قبول کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ مان لیتا ہوں کہ مسیح کا کفارہ میرے لئے بھی ہوا ہے۔ لیکن بچہ جو بپتسمہ کے وقت ان اقوال کو نہیں سمجھ سکتا اسکے اقرار کے والدین ذمہ دار ہیں۔ انہیں چاہئے کہ جب بچہ بالغ ہو تو اسکی بابت جو قول و اقرار کئے گئے وہ آپ یاد دلاویں اور کوشش کریں کہ ساتھ اس لڑکے کو خداوند کی دعا رسولوں کا عقیدہ اور کلیسیا کے قاعدے کے موافق کلام الہی کی تعلیم کر سکھلاویں ؛

مسز رینالڈ۔ کیا آپ نے پادری صاحب سے پوچھا تھا کہ بپتسمہ کا سراغ کہیں بائبل سے بھی لگتا ہے ؛

مسٹر رینالڈ۔ ہاں میں نے اُن سے پوچھا تھا انہوں نے بتلایا کہ بپتسمہ کا پرانے عہد نامے اور نئے عہد نامے دونوں میں سراغ لگتا ہے چنانچہ نوح کا کشتی سے پار ہونا اور بنی اسرائیل کا بحر قلزم سے پار اترنا۔ نیز خداوند کا وہ قول کہ میں پیاسی زمین پر پانی انڈیلوں گا...... اور میں اپنی روح تیری نسل پر اور اپنی برکت تیری اولاد پر نازل کرونگا (یسعیاہ ۴۴:۳) بپتسمہ کیطرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگرچہ ان تینوں واقعات میں بپتسمہ کا اشارہ پیشتر ہی سے کیا گیا مگر اُن کے مفہوم ظاہر ہونے کا وقت مسیح کے وقت تک نہ آیا تھا جب خداوند مسیح کا ظہور ہوا تو اُس نے پہلے اس تشبیہ کو نقودیموس کی ملاقات میں ظاہر کیا۔ اور نقودیموس کے اس سوال کے جواب میں کہ "ہمیشہ کی زندگی میں کس طرح حاصل کرسکتا ہوں" بتلایا کہ جب تک تو پانی اور روح سے پیدا نہو خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا پھر خداوند مسیح نے آسمان پر جاتے وقت اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ تم باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے لوگوں کو بپتسمہ دو۔ چنانچہ یہی کلیسیا کا شروع سے انتظام رہا بلکہ خود مسیح نے یوحنا سے بپتسمہ پایا۔ پس یہی بپتسمہ کی اصلیت ہے۔ مگر اس کے ضروریات اور باطنی بھید میں نے پادری صاحب سے اچھی طرح نہیں دریافت کئے ؛

مسز رینالڈ۔ اچھا تو آپ پادری صاحب کو اطلاع دیجئے۔ آئندہ اتوار کو بپتسمہ بھی ہوجائے۔ لیکن بڑے لڑکے کی شادی کی بھی فکر کرنی چاہئے ؛

مسٹر رینالڈ۔ ہاں۔ اُس کی بھی فکر مجھے ہے۔ بلکہ میں ایسی جستجو میں مدت سے ہوں کہ کوئی اچھی۔ دیندار خاندان کی لڑکی ملجائے تو شادی سے بھی فراغت پا جاؤں ؛

مسز رینالڈ۔ تو میں تمہیں گھر بیٹھے ایک لڑکی کا پتہ بتلائے دیتی ہوں۔ شاید اُسے تم بھی پسند کرو گے۔ آپ تو ولیم بورن سے واقف ہوں گے۔ اُن کی لڑکی خوبصورت بھی ہے۔ اور پڑھی لکھی ہوشیار ہے۔ اُس کے ماں باپ دال روٹی سے خوش ہیں۔ اور مجھکو یقین ہے کہ وہ جلد راضی ہوجائیں گے ؛

رینالڈ۔ یہہ تو سب باتیں اچھی ہیں۔ لیکن اُس پر ایک کلنک کا ٹیکا جو لگا ہے ؛

مسز رینالڈ۔ کیسا ٹیکا ؛

مسٹر رینالڈ۔ لوگ کہتے ہیں ولیم بورن بیدین آدمی ہے

مسز رینالڈ۔ اُو تو۔ دیندار اور بے دین دونوں دنیا میں رہتے ہیں۔ اُن کے لئے کوئی دوسری زمین کہاں سے آوے گی۔ شادی کر کے بچے کا گھر بساؤ۔ پھر دیکھا جائے گا ؛

رینالڈ۔ ہاں یہہ تو درست ہے کہ دیندار اور بے دین دونوں اسی دنیا میں رہتے ہیں۔ لیکن اگر دیندار کے گھر میں بے دین بیوی ہو تو خاندان کی بربادی ہے سمجھنا چاہئے کہ جب شادی کریں تو عورتوں کے حسن و جمال و کرشمہ ناز دولت پر فریفتہ نہوں۔ بلکہ اچھی خصلت اور دینداری۔ خداپرستی پر فریفتہ ہونا چاہئے۔ تاکہ آئندہ نسل بھی دیندار ہو۔ کیونکہ ماں کی بُرائی تو اولاد کے حق میں نہایت ہی اندیشہ رکھتی ہے۔ اس لئے ہمیں حسن دولت جو چند روزہ ہیں اس پر فریفتہ ہوکر خاندان کو برباد نہ کرنا چاہئے۔ اور یہی شادی کا اصول اول ہے ؛

مسز رینالڈ۔ دلمیں بے دین لوگوں کی بابت سب کو شک رہتا ہے۔ اگر ہم بھی آج بیدین ہوتے تو شادی بیاہ کے معاملہ میں بڑی آفت ہوتی۔ (رینالڈ کو مخاطب کر کے بولی)۔ تو تم نے بھی کسی کو اندازہ کیا ہے ؛

رینالڈ۔ ہاں۔ میں بہت دنوں سے ایک دیندار لیکن غریب لڑکی کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر وہ منظور کرے تو بہت اچھا جوڑا ہے۔ کیا تم تھنبیل کی لڑکی الزبت کو جانتی ہو۔ جو ایک روز تمہارے پاس بیٹھی انجیل زور زور سے پڑھ رہی تھی ؛

مسز رینالڈ۔ ہاں۔ ہاں۔ وہ بیشک بڑی دیندار ہے۔ میں اُس کو ہر اتوار گرجے میں دیکھتی ہوں۔ اُن کے گھر میں میں نے کبھی جھگڑا فساد کا نام تک نہیں سنا۔ اور ہیں بھی اُن کے ماں باپ فرشتہ خصلت ؛

رینالڈ۔ ہاں۔ میں خوب اُن سے واقف ہوں لیکن ذرا جان کو بلاکر پوچھنا چاہئے ؛

جان بلایا گیا اور یہہ سوال پیش کیا گیا جس کے جواب میں اُس نے یہی کہا کہ "جو آپ کی مرضی ہو" ؛

رینالڈ۔ ہاں یہہ تو درست ہے۔ لیکن ہم مسیحیوں کی شادی کی ڈور نائی۔ برہمن یا والدین کے ہاتھ میں نہیں رہتی بلکہ خود لڑکے لڑکی کے جب دونوں ایک دوسرے کو جانچ لیں تب شادی ہوتی ہے کیونکہ اس حال میں رنجش اور دونوں میں پھوٹ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا ؛

جان۔ ہاں فادر میں انکو پیشتر ہی سے جانتا ہوں اور میری رائے اُن کی بابت یہہ ہے کہ دراصل دیندار لڑکی ہے۔ اس لئے میں اپنی رضامندی ظاہر کرتا ہوں۔

اس وقت مسز اور مسٹر رینالڈ کے چہرے میں اس قدر بشاشت ظاہر ہوتی تھی کہ جس کا اندازہ ہماری قلم سے نہیں ہوسکتا ؛

دوسرے روز جان سے شادی کی درخواست کا خط لکھوایا گیا اور مخبر ذریعہ سے مسٹر تھنبیل کے پاس روانہ کیا جس وقت انکی لڑکی کو خط ملا وہ اسی وقت راضی ہوگئی۔ اور جھٹ جواب منظوری تحریر کیا۔ جوکہ آنے پر رینالڈ کے خاندان کے سب لوگ بہت خوش ہوئے اور جان اور مس تھنبیل کے لئے دُعا مانگنے لگے ؛

مسز رینالڈ جیسی اولوالعزم عورت کے حوصلہ بلند کی لہروں کی مانند اُچھل اُچھل کر ساحل لب تک آتے تھے مگر رینالڈ کی سنجیدگی اور عقلی دینداری کا ماہو رنمائشی

کی طرح نہ گھٹتا تھا نہ بڑھتا تھا ؛

مسز رینالڈ بہتر کوشش کرتی تھی کہ گھر کی قلعی کرانا شروع ہو۔ ریشمی کپڑے سلنے لگیں۔ چاندی سونے کے زیور بھی تیار ہوں۔ کیک مٹھائی بنے۔ مگر رینالڈ کبھی اِن باتوں کی طرف خیال بھی نہ کرتا تھا۔ جب رینالڈ کی توجہ اس طرف نہ پائی تو مسز رینالڈ خود بولی ؛

مسز رینالڈ۔ کچھ آپکو ہوش بھی ہو کہ سر پر شادی کے دن آ گئے اور اب تک کوئی سامان تیار نہیں۔ کچھ آپ کو سامان بھی کرنا ہو یا صرف گڈے گڑیا کی طرح بیاہ کر لو گے ؛

رینالڈ۔ ہاں۔ مجھے بہت خیال ہے۔ مگر شادی کے تو ابھی بہت دن باقی ہیں۔ اور سامان ہی کونسا بڑا ہونا ہے۔ ایک دن کا سب کام ہوگا ؛

مسز رینالڈ۔ تو بھلا لپائی تپائی زرظروف کی صفائی تو کرا لو۔ اور منگنی کی تاریخ مقرر کر لو ؛

رینالڈ۔ اچھا۔ میں آج اُن کو خبر دونگا کہ وہ رات کا کھانا ہمیں کھائیں۔ اُسوقت سب باتیں طے پا جائیں گی ؛

اس وقت مسز تھنیل کا تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ یہہ ایک نہایت دیندار اور پرہیزگار ستی ہیں۔ اِن کا تعلق بھی اُسی مشن سے ہے۔ جس مشن سے رینالڈ کا تعلق تھا۔ یہہ ایک معزز سوداگر دانگریز کے ملازم تھے۔ تنخواہ کی بابت ہمیں نہیں معلوم مگر روٹی دال سے فارغ البال ہیں۔ ان کے یہاں ہفتہ میں دو دفعہ پریئر میٹنگ (Prayer Meeting) ہوتی ہے جس میں بہت سے بھائی جمع ہو کر عبادت کرتے تھے۔ الفے اور مسز رینالڈ سے بڑی دوستی تھی اس لئے یہہ دونوں ان کی شادی میں اتفاق کرتے ہیں ؛

عزت بے مثال

وہ شخص جو اُسکی مرضی پر چلنا چاہے جانیگا کہ یہہ تعلیم خدا کی ہے

سدرسن داس اکیلا رہ جانے سے بہت خوش ہوا۔ بشن لال سے جو کچھ اُسکی گفتگو ہوئی اُس سے اُس کی زندگی میں ایک بھاری انفصال کا وقت آگیا۔ یہہ پہلا ہی موقعہ تھا کہ اُس نے اپنا دلی حال کسی دوسرے شخص سے بیان کیا اور اس سے اُس نے بخوبی معلوم کر لیا کہ مسیحی دین کی سچائی میرے دل پر بہت کچھ قبضہ کئے ہوئے ہے۔ اِس میں کسی طرح کے تنزل کا خیال تک نہ تھا بلکہ ہر وقت یہہ حالت روبہ ترقی تھی۔ وہ خیال کرتا تھا کہ جس روشنی کی جھلک میرے دل میں پہنچی ہے اور جس آفتاب جہاں تاب کے لمعانِ انوار کا ایک چمکارہ میرے تاریک دل میں درخشاں ہوا ہے وہ ضرور کہیں نہ کہیں اپنے پورے پرتو کے انوار سے نصف النہار کا عالم دکھا رہا ہے۔ پس نہایت ضروری ہے کہ میں اُس چشمۂ نور کی طرف آگے بڑھتا چلا جاؤں ؛

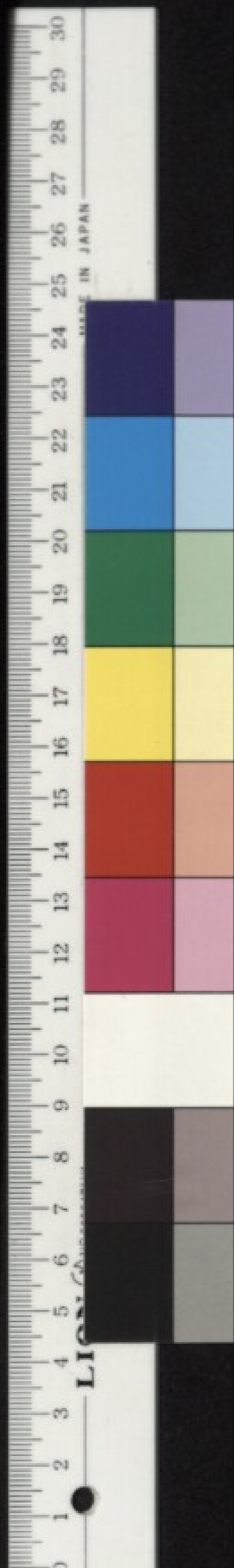
اُسے بشن لال کی بات پھر یاد آئی کہ کیا تمہیں یہہ بات ممکن معلوم ہوتی ہے کہ خدا کا بیٹا اپنے تئیں ایسی بےعزتی اور ذلت کی موت کے حوالے کرے؟ اِس میں تو ذرا بھی شک و شبہ کو جگہ نہیں کہ کوئی شخص جان بوجھ کر اپنے اختیار سے ایسی تکلیف اٹھانا اور دوسروں کے لئے ایسی بےعزتی کی موت مرنا پسند نہیں کر سکتا۔ پس اگر یہہ سچ ہے کہ مسیح نے ایسا کیا یعنے دوسروں کی خاطر اپنے اختیار سے اپنے لئے ایسی بےعزتی کی موت کو چن لیا تو کیا یہہ اِس کا صاف اور صریح ثبوت نہیں ہے کہ وہ سچ مچ خدا کا بیٹا ہے؟ جو کام انسان کے لئے ناممکن ہے وہ یقیناً خدا کے نزدیک ممکن ہو سکتا ہے۔ بشن لال نے کہا تھا کہ مجھے ایسے مصلوب مجرم کی پیروی سے شرم آتی ہے۔ اِس سے پیشتر بھی سدرسن داس خداوند یسوع مسیح کے حق میں کئی مرتبہ لوگوں سے ایسی سخت باتیں سن چکا تھا لیکن اُسے کبھی ایسی بُری معلوم نہیں ہوئی تھیں جیسی کہ اِس روز۔ کیا اِس کا سبب یہہ تھا کہ اب اُسے یسوع مسیح کا عرفان زیادہ حاصل ہو گیا؟ بائبل شریف اُس کے آگے کھلی پڑی تھی۔ وہ ورق اُلٹنے لگا تاکہ اُس کامل انسان کی زندگی کے آخری حالات از سرِ نو پھر مطالعہ کرے ؛

وہ مقدس یوحنا کی انجیل پڑھنے لگا اور جب اُس نے یہہ بیان پڑھا کہ کسطرح وہ جو بیگناہ تھا گنہگار کی کچہری میں حاضر کیا گیا اور رعیت نے اپنے بادشاہ پر موت کا فتویٰ لگایا تو تمام باقی خیالات اُس کے دل سے کافور ہو گئے اور وہ نہایت متحیر و متعجب ہو کر اِس عجیب واردات پر سوچنے لگا ؛

اِس مجرم کا جلال کیسا بےمثال ہے اگرچہ اُس کی جان حد درجہ کے خطرہ میں تھی تو بھی اُس نے اپنی مخلصی اور بریت کے باب میں ایک لفظ بھی نہ کہا۔ ایسے نازک وقت میں اپنی سنجیدگی اور متانت کو کامل طور سے قائم رکھا! سدرسن داس کے مُنہ سے بےساختہ یہہ الفاظ نکلے کہ یقیناً وہ اپنی جان دینا چاہتا تھا ورنہ وہ ضرور اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا جس حال کہ وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا تھا اپنے تئیں بچانا اُس کے لئے کوئی مشکل کام نہ تھا۔ لیکن اُس نے مرنا کیوں پسند کیا؟ یہہ نہایت ہی عجیب بات ہے ؛

اِن سوالات کے جوابات دینے کے لئے وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ کوئی نہ تھا جو اِس متجسّس کو یہہ سمجھاتا کہ خداوند یسوع مسیح نے اُس بےحد شرمناک اور پُرتکلیف موت کو اپنے اختیار سے پسند کیا تاکہ اُن کو جو گناہ میں ہلاک ہو رہے تھے ابدی اور الٰہی زندگی کے شریک بنا دے۔ وہ اپنے آپ کو نہ بچا سکا کیونکہ اُس کے بےحد رحم اور اُس کی لامحدود الٰہی محبت نے اُسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دی۔ وہ لوگوں کو بچانے کے لئے دنیا میں آیا اور اِس کام کی تکمیل ہر طرح سے ضروری اور لابدی تھی ؛

سدرسن داس نے یہہ بیان پڑھا کہ روحانی اندھے دشمنوں نے اگرچہ اُس کی از حد حقارت کی۔ اُسے ناچیز جانا اور ٹھٹھوں میں اُڑایا پر تو بھی اُس کے مُنہ سے کوئی ملامت آمیز لفظ نہ نکلا۔ اُس جانکنی اور جان کاہی کی حالت میں وہ ذوالجلال اوروں کو اطمینان اور آرام بخشنے کی خاطر اپنے آپ کو بالکل بھول گیا جب وہ اُس مصلوب خداوند اور بادشاہوں کے بادشاہ کے اُن مُظفر آیات کے الفاظ پر پہنچا کہ "پورا ہوا"! تو اُس کے دل میں یہہ بات نقش بر سنگ کی طرح قائم اور ثبت ہو گئی



کہ یہہ بالکل سچ ہے - اِس میں ہرگز ہرگز کسی حالت میں کسی طرح کے شک و شبہہ کی گنجایش نہیں "

پھر اُس کی کہانی شروع ہوئی جو کہ بظاہر ظاہری موت کے وسیلہ سے نیست و نابود شدہ معلوم ہوتا تھا لیکن کمال فتحمندی اور جاہ و جلال سے مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ پہلے کی طرح اطمینان و آرام بخشنے کے لئے پھر موجود ہے - یہی یسوع مسیح جس کے ہاتھ پاؤں میں میخوں کے نشان نظر آتے تھے سامنے کھڑا دکھائی دیتا تھا - اب روشنی بہت کم ہو گئی اور سدرسن داس آگے نہ بڑھ سکا - اُس نے اپنا سر جُھکا کر نہایت عاجزی اور خلوص دل سے کہا کہ اے خداوند یسوع مسیح اگرچہ تو مصلوب ہوا تھا پر تو بھی اگر تو اب زندہ ہے تو مجھ سے ہمکلام ہو - اپنے تئیں مجھ پر ظاہر کر تاکہ میں تیرے مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور دنیا کا نجات دہندہ ہونے پر ایمان لاسکوں "

خداوند یسوع مسیح اُس کے پاس ہی تھا اور اُس کی التجا رائیگاں نہ گئی خداوند نے اپنے آپ کو ایک لمحہ کے لئے ان ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ اپنے آپ کو اپنے مشتاق اور حق جو شاگرد پر ظاہر فرمایا اور اُس کے مُنہ سے فوراً بے ساختہ یہہ کلمات نکلے کہ اے میرے خداوند اے میرے خدا "

سدرسن داس اور پٹن لال نے جو مدرسہ کے خالی کمرہ میں گفتگو کی تھی اُس کے ایک ہفتہ بعد پٹن لال صبح کے وقت اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا - پیچھے سے کسی نے اُسے آواز دی - یہہ سُنتے ہی پٹن لال نے اپنے ہمکتب سدرسن داس کو پہچان لیا اور ٹھہر کر اُس کا انتظار کرنے لگا - سدرسن داس نے پاس آکر کہا کہ میں آپ سے کچھ باتیں کیا چاہتا ہوں - اگر آپ کو کچھ اعتراض نہ ہو تو میں کچھ دور تک آپ کے ساتھ چلوں "

پٹن لال نے فوراً منظور کر لیا اور سدرسن داس کہنے لگا شاید آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے ایک ہفتہ پیشتر ہمنے کچھ گفتگو کی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے چند دوستوں کا پھر تو مطالعہ کرو اور سچی دین کے خیالات کو اپنے دل سے نکال دو - میں اُسی وقت جانتا تھا کہ مجھ سے یہہ نہیں ہو سکیگا اور اب میں آپ سے عرض کیا چاہتا ہوں کہ وہ تمام شکوک جو میرے دل میں بعض اوقات کم و بیش پیدا ہوتے تھے اب سب کے سب کلی طور پر ہمیشہ کے لئے رفع دفع ہو گئے ہیں - اب مجھے پختہ یقین ہے اور میں صدق دل سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ یسوع مسیح فی الحقیقت خدا کا بیٹا ہے - وہ اپنی آزاد مرضی سے مصلوب ہوا لیکن پھر مُردوں میں سے جی اُٹھا اور آج اور ابدالآباد تک زندہ رہیگا "

پٹن لال نے کچھ استہزا اور تمسخر آمیز الفاظ میں کہا کہ بے شک آپکا خیال ٹھیک ہے لیکن ازراہ عنایت یہہ تو فرمایئے کہ آپ پر یہہ عجیب بھید کس طرح منکشف ہوا ؟ شاید یسوع مسیح خود آپ پر ظاہر ہوا ہوگا تاکہ آپ کو اطمینان حاصل ہو اور تفکرات سے نجات ملے "

سدرسن داس نے نہایت سنجیدگی اور متانت سے کہا ہاں بے شک اُس نے اپنے آپ کو ایسے صاف اور صریح طور سے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ اب میرے لئے کبھی کسی حالت میں یہہ خیال کرنا کہ اُنیس سو سال کے عرصہ سے وہ مردہ ہے بالکل ناممکن اور محال مطلق ہے - برادر من اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا یسوع مسیح زندہ ہے یا نہیں تو میری طرح آپ بھی اُسی سے التجا کیجئے کہ وہ اپنے تئیں آپ پر ظاہر فرماوے "

اب پٹن لال نے کچھ جواب نہ دیا - وہ اُس کے سامنے جو یسوع مسیح کا ایک پختہ معتقد اور عزت کرنیوالا تھا کوئی حقارت آمیز لفظ مُنہہ سے نکال سکا - پر باوجود اس کے وہ سدرسن داس سے متفق نہ تھا چنانچہ ذرا تامل کر کے اور ذرا آگے چل کر اُس نے سدرسن داس سے پوچھا کہ اب آپ کیا کریں گے ؟

سدرسن داس نے کہا میں کیا کر سکتا ہوں ؟ اب میں نے اُس پاک ذات کو جو میرے ایمان اور محبت کی حقدار ہے دریافت کر لیا ہے اور مجھ پر فرض ہے کہ اُس کا پیرو ہونے کا جس قدر جلدی ممکن ہو علانیہ اقرار کروں "

اِس پر پٹن لال نے کہا لیکن کیا آپ نے یہہ بھی سوچ لیا ہے کہ اِس کا نتیجہ کیا ہوگا اور آپ کے والدین آپ سے کس قدر حقارت اور نفرت کریں گے ؟

سدرسن داس نے کہا ہاں مجھے یہہ سب کچھ معلوم ہے کیونکہ یسوع مسیح اُن کو جو اُس کے پیچھے آتے ہیں کبھی دھوکا نہیں دیتا - جو کچھ اُس نے فرمایا ہے مجھے بزبان یاد ہے اور اگر آپ چاہیں تو میں عرض کر سکتا ہوں "

پٹن لال نے کہا فرمایئے تو وہ کیا ہے ؟

سدرسن داس نے خداوند یسوع مسیح کے مبارک کلمات کو دوہرانا شروع کیا کہ تم میں سے جو کوئی اپنا سب کچھ نہ چھوڑے میرا شاگرد ہو نہیں سکتا - جو اپنے باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہے وہ میرے لائق نہیں - لیکن آپ سُننے میں آپ کو دائمی اور بڑے بڑے نتائج سُناتا ہوں یسوع مسیح فرماتا ہے کہ ہر ایک جو کہ آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کریگا میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اُس کا اقرار کرونگا - کیا آپ کے نزدیک یہہ ممکن ہے کہ میں اُس وقت اس بات کا خیال کرونگا کہ دنیا میں میری بے عزتی اور تحقیر ہوئی تھی ؟ یسوع مسیح کی تعلیم کا ایک پہلا سبق یہہ ہے کہ ہمیں اِس موجودہ زندگی کی چیزوں کا خیال نہیں کرنا چاہئے اور اِس زندگی کے آرام و آسائش پر نہیں بلکہ آیندہ زندگی کی برکات پر دھیان لگانا مناسب ہے "

یہہ الفاظ پٹن لال کے لئے بے تاثیر نہ ٹھہرے - اُس کا دل بہت نرم ہو گیا اور وہ اپنے ساتھی کے ساتھ دل ہی میں متفق ہو گیا - اگر پٹن لال اسوقت سدرسن داس سے کچھ کہتا تو ضرور اُس کے مُنہ سے یہی کلمات نکلتے کہ آپ نے مجھے بھی قریباً عیسائی ہونے کے لئے آمادہ کر دیا ہے لیکن اُس نے کچھ تامل کر کے کہا کہ اگر آپ ان تمام باتوں کے جنکا آپ نے ذکر کیا ہے معتقد ہیں تو کچھ ہرج کی بات نہیں ہے پر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ اُنکو اپنے دل میں پوشیدہ کیوں نہیں رکھتے اور کس لئے اپنے تمام عزیز و اقارب کے لئے غم و رنج اور بے عزتی کا باعث ہوتے ہیں "

سدرسن داس نے نہایت اداسی اور غمزدگی سے



کہا کہ یہی معاملہ مجھے سب سے مشکل نظر آتا ہے۔ میں تو بہت چاہتا ہوں کہ اپنے رشتہ داروں اور والدین کو اس قسم کے غم سے جس کا آپ ذکر کرتے ہیں بچاؤں لیکن سب سے پہلے مجھے اُس کا حکم ماننا فرض وواجب ہے جو والدین سے بزرگتر ہے اگر میں اُس کے فرمان کے مطابق عمل نہ کروں تو میں اُس کے لائق نہیں ہوں"۔

اب چُنی لال نے معلوم کر لیا کہ سدرسن داس اپنے ایمان میں پختہ ہے اور میری باتیں اُس کو ہلا نہیں سکتیں۔ چنانچہ وہ خاموش رہا۔ اب چُنی لال کا گھر نزدیک آ گیا اور وہ ایک دوسرے سے جُدا ہوئے۔

مذکورہ بالا گفتگو سے ایک مہینہ بعد سدرسن داس نے چُنی لال سے بیان کیا اور کہا کہ آیندہ اتوار کو میرا بپتسمہ ہوگا آپ بھی ضرور تشریف لائیگا۔ چُنی لال نے وعدہ تو نہ کیا لیکن جب وہ دن آیا تو اُس نے محسوس کیا کہ کوئی نادیدنی اور مخفی طاقت مجھے گرجے جانے پر مجبور کر رہی ہے پھر جب اُس نے اپنے ہم مکتب کے علانیہ اور دلیرانہ اقرار کا خیال کیا تو سوچنے لگا کہ اگر یسوع مسیح مُردہ ہے تو یہہ قدرت وطاقت کہاں سے آئی جس نے سدرسن داس کو اِس بات پر آمادہ کیا کہ وہ یسوع مسیح کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ دیوے۔ اگر وہ زندہ ہے تو ضرور انسان سے بڑھکر ہے۔ چُنی لال نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ میں سدرسن داس کو اس لئے کہ جو کچھ اُس نے ٹھیک سمجھا اُسکا علانیہ اقرار کیا ترک نہیں کروں گا اور اگرچہ میں کبھی ظاہری طور سے عیسائی نہیں کہلاؤنگا تو بھی التقدر مسیحی دین کی خوبیاں اور برکات حاصل کرونگا اور سدرسن داس پر ثابت کر دونگا کہ یہہ طریقہ جو میں نے اختیار کیا ہے بہت ہی بہتر ہے۔

اِس حالت میں چُنی لال چاندنی چاندنی میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اگر میرے بھائی کو معلوم ہو جاوے کہ میں مسیحی دین کی کتابوں کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں اور کسی قدر انکی تعلیم پر کاربند ہونیکی کوشش بھی کرتا ہوں تو وہ کیا خیال کرے گا۔

سیاہ فام حبشیوں کی اولاد سفید رنگ کی پیدا ہوتی ہے آہستہ آہستہ رنگ سیاہی پکڑ جاتا ہے۔

مُراسلات

ریویو آف ریلیجنز

جلد ٣ - عـ١ بابت ماہ جنوری سنہ ١٩٠٤ء

صفحہ ١٦ - "باوجود تمام فضول اور بیہودہ باتوں کے پہلے تو یہہ کتاب کلام الہی مانی جاتی تھی - پر اب خود عیسائی ممالک میں مشتہر کیا جاتا ہے کہ یہہ کتاب غلطیوں اور بیہودہ گوئیوں سے پُر ہے"۔

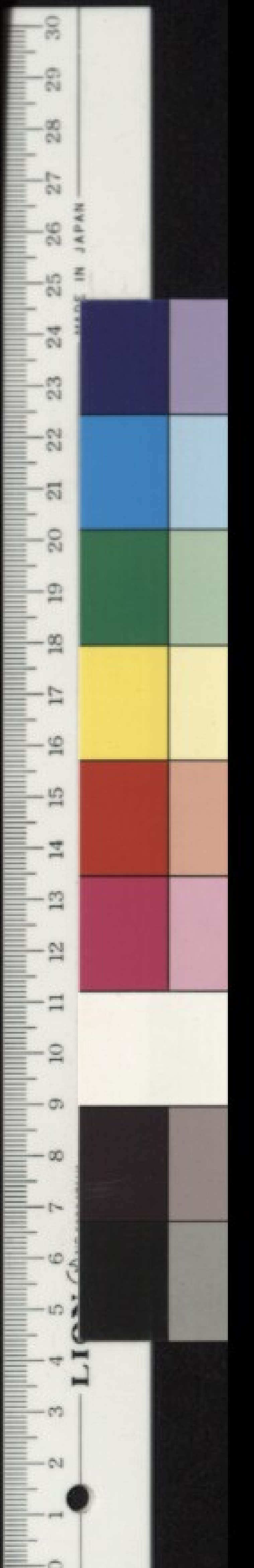
مرزا صاحب نے چپورنفہ کی بیہودہ سرائی سے دلیر ہو کر یہہ بڑ ہانکی ہے - اور بائبل کو فضول اور غلطیوں سے پُر کتاب بیان کیا ہے - شاید مرزا صاحب بھول گئے - کہ یہہ وہی کتاب ہے جس کی نسبت قرآن میں حضرت محمد یوں رطب اللسان ہیں کہ۔

توریت و انجیل نور و ھدایت ہے

اب دونوں میں سے ایک تو ضرور بیہودہ گو ہے حضرت محمد کی نسبت تو ایسا خیال مسلمانوں کے نزدیک کفر سے کم نہیں - پھر مرزا کی بیہودہ گوئی پر کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ کسی ژاژ گو مولوی کی ژاژ قرآن کے خلاف سند نہیں ہو سکتی اور نہ جمہور اسلام اُس کو قبول کر سکتے ہیں - یونہی بیہودہ جیسے ژاژ گو پادری کی ژاژ گوئی ہم مسیحیوں کیواسطے سند نہیں ہو سکتی ایسے بدعتی سینکڑوں ہر زمانہ میں اُٹھا کئے - اور اپنی بڑیں ہانک کر خاک میں مل گئے - مگر کلام ربانی توریت وانجیل ویسے ہی نور و ہدایت اب تک ہے - جیسے کہ شروع سے تھا - یہہ نکتہ چینی کی بیہودگی جو چپورنفہ صاحب نے ظاہر کی ہے جسکی آڑ میں مرزا جی شکار کھیلتے ہیں - جرمن کے بدعتیوں کی ایجاد ہے - مگر جرمن ہی سے خدا نے ایسے فاضل پیدا کئے ہیں - جنہوں نے اِس نکتہ چینی کی دھجیاں تک اڑا دی ہیں - جن کا ذکر کرنا نہ صرف ناممکن بلکہ کال ہے - اسی طرح بشپ ٹمنڈوسنے اپنی کوتاہ اندیشی سے چاند پر تھوکا تھا - مگر نتیجہ مشہور ہے کہ تھوکنے والا موٹی - امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے وہ خبر لی - کہ سارا تھوک بشپ صاحب ہی کے مُنہہ پر آیا - کہ آخر تو بہ کرنی پڑی - اگر مرزا صاحب چپورنفہ کی نکتہ چینی کے ساتھ فاضل مسیحیوں کے جواب بھی دیکھہ لیتے - تو اِس قدر کفر بکنے کی اُن کو ضرورت نہ پڑتی - مگر چونکہ مرزا کو راستی سے واسطہ ہی نہیں ہے اس لئے وہ نہ تو اس کی تفتیش کرتے ہیں اور نہ اُس کا اظہار اُن کو منظور ہے - یہہ اندھے اندھوں کو راہ دکھانے والے ہیں - ہمارے خداوند نے فرمایا ہے - کہ ایسوں کو چھوڑ دو - دونوں گڑھے میں گریں گے۔

صفحہ ١٦ - "دیسی عیسائی اِس حقیقت سے بیخبر رکھے گئے ہیں"۔

نہیں مرزا جی - ایسا جھوٹ مت بولو - ہم دیسی بھی بے خبر نہیں - گورداسپور میں آپ کے چیلے تراب احمد کو میں نے صاف بتلا دیا تھا - کہ ہم سب ان باتوں سے واقف ہیں - کیا اُس نے آپ کو نہیں بتلایا - اگر نہیں بتلایا تو اُس نے آپ سے بے وفائی کی - اور اگر بتلایا ہے - تو آپ جان بوجھکر جھوٹ بولتے اور لوگوں کو فریب دیتے ہیں - ہم نور کے فرزند ہیں - اور تاریکی کے فرزندوں کی کرتوتوں سے بخوبی واقف ہیں - ایسوں کے فریب میں ہم نہیں آنے والے - ہم نے اپنے روزمرہ کے روحانی تجربہ سے ثابت کر لیا ہے اور مان لیا ہے - کہ یہہ زندہ خدا کا کلام ہے - جو دو دھاری تلوار کی مانند دنیا میں کام کر رہا ہے - یہہ کلام ہلاک ہونے والوں کے واسطے بیشک ٹھوکر کا باعث ہے - مگر ہم نجات پانے والوں کے لئے خدا کی قدرت ہے - یہہ وہ حکمت الہی ہے کہ جسکو انسان اپنی حکمت سے نہیں جان سکتا - یہہ روحانی باتیں روح ہی سے بوجھی جاتی ہیں - نفسانی آدمی اِن باتوں کو کیا سمجھے گا - مرزا صاحب یاد رکھئے - کہ ہم دیسی مسیحیوں کا ایمان ولایتی پادریوں پر نہیں - مگر زندہ خدا اور اُس کے کلام پر ہے - جو توریت وانجیل ہے - یہہ ولایتی مشنری (خدا اُن کو سلامت رکھے) اگر کل جاتے ہیں - تو آج ہمارے ملک سے اپنے دیس کو سدھاریں - ہمارا ایمان ربنا المسیح پر ہے - جو ہر وقت ہمارے ساتھہ ہے جو آج اور کل اور ابد تک یکساں ہے۔



صفحہ ۲۲ - مذہب عیسوی تو یسوع کی الوہیت اور جی اُٹھنے کے مسائل کے ساتھ ہے - اور اگر یہہ باتیں غلط ہیں - تو پھر یہہ مذہب بھی جھوٹ ہے ؛

مرزا جی ہم بھی آپ کے ساتھ اس بات پر صاد کرتے ہیں - لاریب مسیحیت کی بنیاد مسیح کی الوہیت اُسکی موت اور اُس کی قیامت پر ہے اگر یہہ باتیں جھوٹ ہوں تو مسیحیت سے بڑھکر (معاذ اللہ) دنیا میں اور کوئی بھی بیہودگی نہیں - مگر خدا کا شکر ہو - کہ ابتدائے مسیحیت سے لاکھہا مسیحیوں نے مسیح کی الوہیت اور اُسکی قیامت اپنے ذاتی تجربہ سے ثابت کرلی ہے - اور ہم دیسی مسیحیوں میں ہزارہا ایسے ہیں - جنہوں نے اپنے ذاتی تجربہ سے بقول یوحنا رسول ؛

وہ جو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے گواہی آپ میں رکھتا ہے اس بات کو اپنے واسطے ایسا ثابت کرلیا ہے جیسے ریاضی کا مسئلہ ۲ + ۲ = ۴ ہوتے ہیں جس کو بے علم سے بے علم بھی ۲ + ۲ = ۴ ہی کہیگا اگرچہ ثابت نہ کرسکے - ایسے ہی وہ مسیحی جو خدا کے بیٹے پر حقیقی ایمان رکھتا ہے - مسیح کی الوہیت اور قیامت کو مانتا ہے - اگرچہ وہ ثابت نہ کرسکے مگر اُس کی روزمرہ کی مسیحی زندگی مسیح کی الوہیت اور اُسکی قیامت کا ثبوت ہے جبکہ وہ اپنے دکھوں میں اُس سے تسلی اور غم میں اطمینان حاصل کرتا ہے - اور ہر مشکل میں اُس کو مشکل کشا پاتا ہے - اور ہر ضرورت میں حاجت روا - اور دعاؤں کا سُننے والا - تو پھر کسی کی بیہودہ گوئی اور نکتہ چینی سے اُس کے ایمان میں کیا خلل واقع ہوسکتا ہے - اُس کا ایمان تو اِس کلام پر ہے کہ ؛

ہر چند کہ انجیر کا درخت نہ پھولے - اور تاک میں میوے نہیں اور زیتون کے پھل جاتے رہیں - اور کھیتوں میں کچھہ اناج پیدا نہ ہو - اور گلہ بھیڑ سالہ میں کاٹ ڈالا جاوے اور گائے بیل تھانوں میں نہ رہیں - تسپر بھی میں خداوند کی یاد میں خوشی کرونگا - میں اپنی نجات کے خدا کے سبب خوشوقت ہونگا حبقوق ۳/۱۷و۱۸

صفحہ ۲۸ - یسوع کے حکموں کو نور کر انجیلوں کی عام منادی کی جارہی ہے - کیونکہ یسوع کا حکم تھا کہ صرف میری اپنی قوم یہود میں ہی اس کی تبلیغ کیجاوے اور کسی کو نہ کی جاوے ؛

یا تو مرزا جی کو انجیل سے واقفیت نہیں مگر یہہ سچ ہے - تو اپنی ناواقفیت کا اظہار کرکے اپنی جگ ہنسائی کرانے سے کیا فائدہ - اور اگر واقفیت ہے - تو عوام کو فریب دینے سے خود فریبی اور جھوٹا ہونا - کونسی عقل کی بات ہے ؛

واضح ہو - کہ مصلوب ہونے سے پیشتر جبتک نجات کا کام پورا نہ ہوا تھا - تو المسیح نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ میں اسرائیل کے پاس بھیجا گیا ہوں - وہ خود غیر اقوام کو تبلیغ کرنے نہیں آیا تھا - مگر دنیا کی نجات کا انتظام کرنے - اور جب نجات کا انتظام پورا ہوگیا - تب اُس نے تمام دنیا میں انجیل کی بشارت کا حکم دیا ہاں اپنے مرنے اور قیامت سے پیشتر بھی ایک موقعہ پر اُس نے انجیل کی عام بشارت کا اشارہ کیا جبکہ ایک عورت نے آپ کے مبارک اور پاک سر پر عطر ڈھالا - تو آپ نے اپنی زبان مبارک سے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ ؛

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اس انجیل کی منادی ہوگی - یہہ بھی جو اُس نے کیا ہے - اُس کی یادگاری کے لئے کہا جائیگا متی ۲۶/۱۳ ؛

پھر بعد قیامت آسمان پر جاتے وقت آپ نے اپنے شاگردوں کو اپنی زبان مبارک سے فرمایا ؛

اور یسوع نے پاس آکر اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا - اِس لئے تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو - اور اُنہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو - اور اُنہیں سکھلاؤ - کہ اُن سب باتوں پر جنکا میں نے تمکو حکم دیا ہے عمل کریں اور دیکھو میں زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں متی ۲۸/۱۸تا۲۰

اور بھی دیکھئے کہ صرف یہود ہی کے واسطے یہہ نجات کی برکت نہ تھی - بلکہ تمام جہان کے واسطے ؛

خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا - کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے

اس مضمون کی اور بیسیوں آیات ہیں - اور پیشگوئیاں بھی ہیں - کہ یہہ نجات تمام جہان کیواسطے ہوگی - نہ صرف یہود کے لئے خدا نے ابراہام کو برکت دیتے ہوئے صاف فرمایا کہ ؛

تیری نسل سے دنیا کی تمام گھرانے برکت پاوینگے ؛

غرض کہ انجیل کی منادی تمام جہان میں ربنا المسیح اور خدا باپ کے حکم اور عین منشا کے مطابق ہے ؛

صفحہ ۲۹ - بدی - جہالت - علم سے نفرت - مکر و فریب اور ہر ایک قسم کے عیب اسلام کی طرف منسوب کئے گئے ہیں ؛

تو یہہ غلطی سے تو نہیں - واقعات ہی ایسے ہیں - کہ خواہ نخواہ ہی تمیہ اسلام کی طرف منسوب کرنا پڑتا ہے ؛

ع۱ اسلام کا گھر عرب دیکھلو - غیر اقوام کی سلامتی کا تو کیا ذکر - خود مسلمان حاجی ہی حضرت کے ننہال کو روتے آتے ہیں - لوٹ مار کشت و خون - اسلام کی بنیاد اور پھل ہیں آپ بھی تو مرزا صاحب اس ڈر سے حج کا ارادہ نہیں کرتے حج کے خیال ہی سے مرزا جی کا آدھا خون خشک ہوجاتا ہے - اور جان کے لالے پڑتے ہیں ؛

ع۲ ٹرکی جہاں دنیا کی اول درجہ کی اسلامی سلطنت ہے - جہاں تمام جہان کے مسلمانوں کے خلیفۃ المومنین بیٹھے ہیں - اُس ملک کے مسلمانوں کا حال اُن مظالم سے صاف ظاہر ہے - جو آئے دن غریب مسیحیوں پر ہوتے رہتے ہیں - خیر ہماری بات کو مرزا جی کب مانینگے - بہتر ہے کہ کسی اسلامی سیاح کی تصنیف کو دیکھیں - خاصکر شبلی نعمانی - اور ایڈیٹر پیسہ اخبار کا سفرنامہ ملاحظہ فرماویں - اور اگر اسپر بھی یقین نہ ہو - تو خود وہاں تک تشریف لیجاویں - اور اگر وہاں سے سلامتی سے واپس چلے آویں - تو یقین جانیں - کہ خدا نے ہماری معرفت کچھہ بھی نہیں کہا ؛

ع۳ ایران - وہاں فدا مہربانی سے تشریف لے جائے



تب قدر عافیت معلوم ہو۔ اور اسلام کے علم و فضل کا حال آپ پر ہویدا ہو جائیگا۔ اور یہیں ہانک وہاں جاکر بھی لگانا۔ کہ دیکھو یہاں چین سے بڑا ہے۔ (قول مرزا صاحب)

ع۲ کابل کا حال تو آپ پر بخوبی واضح ہو گیا ہے جہاں آپ کے شاگرد رشید پر یزن کا فتویٰ چل گیا۔ اور وہاں کے علما کے علم و فضل کا حال بھی اخبارات سے آپنے معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ امیر صاحب ایک کالج بنانا چاہتے تھے۔ مگر ملاؤں نے ایسی سخت مخالفت کی۔ کہ لاچار امیر صاحب کو اپنے خیالات واپس لینے پڑے اور جو استاد کالج کے واسطے پنجاب سے بلائے گئے تھے۔ انکو کچھ اور کام دینا پڑا غرض کہ بدی۔ جہالت۔ علم سے نفرت ظلم و تشدد۔ اسلام ہی کا حق ہے۔

صفحہ ۳۷۔ ہم یہہ نہیں کہتے۔ کہ ایسا کوئی بھی آدمی دنیا میں موجود نہیں ہوگا۔ مگر ہم ایسے عیسائیوں کی ٹھیک تعداد معلوم کرنا چاہتے۔

مرزا جی ایسے مسیحیوں کی جو سیدنا المسیح کی تعلیم کی ٹھیک پیروی کرتے ہیں۔ پوری تعداد معلوم کیا چاہتے ہیں یہہ تعداد تو آپ کو قیامت تک بھی معلوم نہ ہوگی کیونکہ لاتعداد ہے جیساکہ خداوند نے ابرہام کو فرمایا کہ آسمان کے ستاروں اور سمندر کی ریت کی مانند تیری اولاد ہوگی۔ اگر ان کو کوئی گن سکے تو تیری اولاد بھی گنی جائیگی۔ چونکہ تمام دنیا کے ایماندار مسیح میں شامل ہو کر ابرہام کی نسل ہیں۔ لہذا انکی تعداد لاتعداد ہے۔ انکی تعداد کاتب تقدیر کو معلوم ہے جنکے نام لوح محفوظ پر کندہ ہیں۔ یہہ محال خیال آپ اپنے دل سے نکالدیں کیونکہ این خیال است و محال است و جنوں۔

صفحہ ۳۷۔ اب یسوع کو خدا تو نہیں مانا جاتا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ آپ کی یہہ آرزو ہے کہ خدا کی جگہ آپ کو مل جاوے۔ خاک اور لعنت ایسی آرزو پر۔ چند ملحدوں کے خیالات سے آپ نے معلوم کیا کہ دنیا کے مسیحی اب یسوع کو جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہے خدا نہیں مانتے ایسا صریح جھوٹ بول کر دنیا کو اور خاص کر اپنے مریدوں کو دھوکا دینا کونسی ایمانداری ہے۔ آپ اپنے چند چیلے چپاروں کی آنکھہ میں خاک ڈال سکتے ہیں۔ مگر دنیا اُس کو کسطرح قبول کر سکتی ہے جب کہ کروڑہا مسیحی یسوع کو خدائے وحدہ لاشریک۔ ازلی و ابدی۔ خالق و رازق۔ سمیع و بصیر۔ لازمان اور لامکان مانتے ہیں۔ اور شبانروز اُس کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ کی اس بڑ کو گوز شتر سے زیادہ نہیں سمجھتے ہم یسوع کو خدا مانتے ہیں۔ کیونکہ وہی اکیلا سچا زندہ خدا کا کلمہ ہے۔ جو دنیا میں ظاہر ہوا۔ وہی منجی دارین ہے۔ حشر و نشر سب اُس کے اختیار میں ہے۔ ہمارا ایمان یہہ ہے۔

مسیحا کی صفت ہے وصف ربی
خدا کی شان ہے شان مسیحا
الوہیت ظہور اُس میں دکھائے
ربوبیت ہے شایان مسیحا
ہے دیدار خدا رویت مسیح کی
وصال حق ہے عرفان مسیحا

صفحہ ۳۷۔ لیکن چونکہ ایک بیہودہ عقیدہ دو ہزار سال سے عیسائی دنیا کے خون میں رچ گیا ہے۔

مرزا صاحب کی مراد اس عقیدہ سے مسیح کی الوہیت کا عقیدہ ہے۔

کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

آگے تو مسلمان ہمیشہ یہہ کہا کرتے تھے کہ اصل انجیل تمہارے پاس نہیں۔ یہہ انجیل تو لوگوں نے آپ بنائی ہے۔ اصل انجیل میں مسیح کو خدا نہیں مانا گیا۔ اب مرزا جی خود ہی بول اُٹھے ہیں کہ مسیح کی الوہیت کا عقیدہ دو ہزار سال سے مسیحیوں میں رائج ہے۔ تو گیا اس کے یہی معنے نہ ہوئے کہ مسیح کے مجسم کے وقت سے مسیح کی الوہیت کا عقیدہ مسیحیوں میں رائج ہے یعنے اُسی وقت سے جبکہ تھوما رسول نے مسیح سے کہا۔ کہ اے میرے خداوند اور میرے خدا۔

صفحہ ۳۹۔ ایک دفعہ قریش نے اکٹھے ہو کر کہا کہ آپ (یعنے محمد) ہمارے بادشاہ بن جاویں ...... کیا یسوع کی زندگی میں کوئی نمونہ اس قسم کا پیش کیا جا سکتا ہے؟

قرآن میں تو اس قسم کا کوئی تذکرہ نہیں۔ اور احادیث اعتبار سے ایسی گری ہوئی ہیں کہ اُن پر اعتبار کرنا محال کیصورت رکھتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ قریش نے ضرور ہی ایسا کہا ہو۔ یاروں کی گھڑت معلوم ہوتی ہے مگر المسیح کی زندگی میں واقعی ایسا واقعہ گذرا جس کا ذکر نہ صرف حدیثوں میں ہے۔ بلکہ کلام الہٰی یعنے انجیل شریف میں موجود ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مقدس یوحنا کی انجیل کا چھٹا باب دیکھو۔ کہ جب المسیح نے پانچ روٹیوں سے ہزارہا آدمیوں کا پیٹ بھر تو یہہ عجیب الہٰی قدرت دیکھکر لوگوں نے چاہا۔ کہ یسوع کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بنادیں۔ تو ۱۵ ویں آیت میں یوں مرقوم ہے۔ کہ

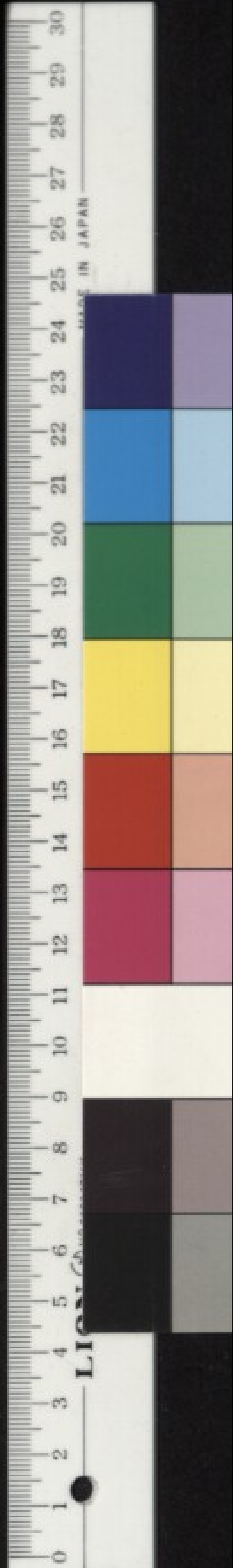
پس یسوع یہہ معلوم کرکے کہ وہ چاہتے ہیں کہ آویں۔ اور اُسے زبردستی پکڑ کے بادشاہ بنادیں۔ آپ اکیلا پہاڑ کو پھر گیا۔

کیوں مرزا جی اب آپکو معلوم ہوا کہ یسوع کی زندگی میں ایک ایسا سچا واقعہ موجود ہے۔ جس سے آج تک آپ (باوجود دعوئے الہام کے) بے خبر رہے۔ افسوس ایسی بے خبری پر۔ اور افسوس ایسے جھوٹے الہاموں پر۔

صفحہ ۴۰۔ جس کی (محمد) پیروی سے انسان فرشتوں میں داخل ہو سکتا ہے۔

فرشتے۔ مگر خونخوار۔ ایسے فرشتے عرب میں موجود ہیں۔ ایسے فرشتے۔ ٹرکی۔ ایران۔ کابل۔ ہاں ہندوستان میں بھی موجود ہیں۔ خود قادیانی کے پیرو ایسے فرشتے چاروں طرف پھر رہے ہیں۔ جن کے پیچھے جابجا ......

...... لکھے سے لکھا مسلمان بھی ایسے فرشتوں میں قدم رکھنے کا دم مارتا ہے۔ میرے ساتھہ اونٹ والا ایک مسلمان ہے میں اُس سے پوچھ بیٹھا۔ کہ خدا کہاں ہے۔ بس پھر تو وہ آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا۔ کہ اب ہمارا اختیار کچھ نہیں





ورنہ اِس سوال کا جواب دینا بھلا چاہتا ہو۔ تو پھر مجھ سے ایسی بات نہ کرنی ؛

یہہ مسلمان حالانکہ میرا نوکر ہو۔ مگر یہہ محمدی روح ہو۔ جس سے فرشتہ بن گیا کہ ذرا سی بات پر تلوار ڈھونڈنے لگ گیا ؛

ایک دن میں ناچپور کے راجہ صاحب کے ہاں کچھ دینی گفتگو کر رہا تھا کہ راجہ صاحب مسیحی ہیں۔ اُنکا مسلمان مولوی جو راجہ صاحب کے لڑکوں کو فارسی پڑھاتا تھا طیش میں آگیا۔ اور جھٹ کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ بس زیادہ مت بولو۔ ایسی باتوں پر تلوار چل جایا کرتی ہو۔ راجہ صاحب نے اپنا سر جھکا دیا۔ اور فرمایا کہ سر حاضر ہو۔ جو کچھ تمہارے گرو نے تمکو تعلیم دی ہو تم اُس پر عمل کرو جو ہمارے اُستاد اور خداوند نے ہمیں سکھایا۔ ہم اُس کے مطابق عمل کرنے کو حاضر ہیں۔ اگر سر کی ضرورت ہو۔ تو یہاں ہم میں سے کسیکو انکار نہیں ؛

کیوں مرزا صاحب فرشتے کہاں ہیں۔ محمدیوں یا مسیحیوں میں۔ زبانی دعووں سے کیا ہوتا ہو۔ عمل دیکھے جاتے ہیں۔ سو محمدیوں کے عمل ہر جگہ ظاہر ہیں کہ وہ خونخوار ہیں۔ خدا اُنسے محفوظ رکھے ؛ (راقم ابو احمد)

مجھ آریہ پر مسیح کا فضل

میں ایک پکا اور سرگرم آریہ مسیح کے خلاف بکنے اور کتابیں لکھنے والا مسیحیوں کا جانی دشمن تھا۔ ہزار ہزار شکر ہو اُس قادرِ مطلق خدا کا کہ جس نے قریباً دو سال سے مجھ نالائق کو چن لیا اور گناہ کے سمندر میں سے ڈوبتے کو پکڑ کر کنارہ پر لگایا۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء میں میری تبدیلی لاہور سے ..... ہوئی اور یہاں پادری جے ایل قلپ صاحب کی سنگت اور اُن کی ہر ایک دعا بندگی میں حاضر ہونے سے بڑی برکتیں حاصل کیں ؛

بڑی خوشی کی بات ہو کہ میں بتاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو معہ اپنی آریہ بیوی کے میتھوڈسٹ چرچ ملتان میں بدست پادری جے۔ بی۔ ٹامس صاحب پریذیڈنگ ایلڈر اَف پنجاب ڈسٹرکٹ بپتسمہ پاکر مسیحی کلیسیا میں شامل ہو گیا ہوں۔ چونکہ اب مجھکو دنیا کی خدمت و شان و شوکت خدا کی خدمت کے سامنے ہیچ اور ناچیز معلوم ہوتی ہو اس لئے اپنی سب جائداد۔ رشتہ دار و ملازمت کو چھوڑ کر بمع اپنی بیوی کے کلام الٰہی سیکھنے کیلئے سیمنری سکول بریلی میں ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء کو جاؤنگا سب بھائی بہنوں اور بزرگوں کی خدمت میں التماس ہو کہ خاکسار کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں ؛ (مہاں سنگھ)

شادیوال میں مشن سکول

ناظرین بانمکین کی خدمت میں گذارش ہو۔ کہ اس جگہ رؤسا۔ و عوام الناس نے جناب ڈاکٹر صاحب ٹیلر بہادر سے تحریری درخواست کی کہ ہمارا دلی استدعا ہو کہ اگر یہہ ورنیکلور پرائمری ڈسٹرکٹ بورڈ سکول شادیوال مشن کی طرف سے اینگلو ورنیکلر سکول ہو جائے۔ تو ہمارے بچوں کی تکلیف رفع ہو جاتی ہو کیونکہ جن اشخاص کو خرچ کرنے کی توفیق ہو۔ وہ تو ضلع کے سکول یا اور سکولوں میں بھیجکر تعلیم کی ترقی کرا سکتے ہیں۔ مگر جنکو بوجہ مفلسی کے خرچ کرنا دشوار پڑتا ہو اُن کے اطفال آگے ترقی کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ علاوہ بریں لبسا اوقات یہہ بھی دیکھا گیا ہو کہ درخشندہ بچے بھی باہر کی تکلیف و مصائب کو نہ برداشت کر سکنے کے باعث اپنے بیش قیمت وقت کو کھو دیتے ہیں۔ اور عمر بھر کف افسوس ملتے ہیں۔ بجز آپ کے کوئی میونسپل یا ڈسٹرکٹ بورڈ اس پرائمری سکول کو انگریزی سکول نہیں بنا ئیگی چنانچہ ہم لوگوں کو امید واثق ہو کہ آپ ضرور بالضرور اپنی مہربانی و عنایت کو ہم سے دریغ نہ فرما دینگے۔ اور اس درخواست کو منظور فرماکر ہمیں مرہون منت فرمائینگے تاکہ ہمارے بچوں کے لئے آیندہ تعلیم میں سہولت ہو۔ اور اس درخواست کو جناب ڈاکٹر صاحب ٹیلر و بابو دیدار سنگھ صاحب نے ملاحظہ فرماکر مشورہ کیا۔ اور بعد مشورہ فیما بین کے بابو دیدار سنگھ صاحب شادیوال تشریف لائے اور چند معتبر آدمیوں کو روبرو بلوا کر ارشاد کیا۔ کہ اگر آپ لوگ مدرسہ ڈسٹرکٹ بورڈ شادیوال مشن کو دینا چاہتے ہو تو آپ میری ایک بات پر غور کریں۔ اور وہ یہہ ہو کہ بتاریخ ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کو جناب صاحب کمشنر بہادر شادیوال میں رونق افروز ہونگے۔ تو یہہ درخواست روبرو صاحب موصوف کے پیش کریں اگر صاحب موصوف موجودہ سکول ورنیکلر ہمکو دیدیویں گے۔ تو ہمیں اس کے لینے میں کوئی عذر نہیں۔ انہوں نے یہہ بات سنکر منظور کی۔ اور صاحب بہادر کی تشریف آوری پر درخواست پیش کی۔ اور صاحب بہادر نے درخواست ملاحظہ کرکے ارشاد کیا۔ کہ چند معززا اور رؤسا قصبہ ہذا طلب کئے جاویں چنانچہ چند معزز بلوائے گئے۔ اور صاحب بہادر نے اُن سے دریافت کیا۔ کہ تم لوگ مدرسہ ہذا کو مشن سکول انگریزی بنانا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ اگر یہہ سکول مشن انگریزی ہو جاوے تو ہمیں منظور ہو۔ کیونکہ اُسمیں ہماری بہبودی اور بہتری ہو اور مشن کے ہونے سے بچوں کی حالت بھی اچھی ہو سکتی ہو اسی اثنا میں کمشنر صاحب بہادر نے حکم دیا کہ یہہ درخواست جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کو دیجاوے۔ امید ہو کہ ہماری اس درخواست کو منظور فرما دینگے۔ لوگوں نے حسب الحکم صاحب کمشنر بہادر درخواست بحضور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب پیش کی اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے پڑھکر سکرٹری میونسپل بورڈ گجرات کی طرف تحریر فرمایا اور بعد ازاں برائے ملاحظہ مدرسہ ہذا تشریف لائے۔ اور مدرسہ دیکھا ؛

الغرض جب ڈاکٹر صاحب و بابو دیدار سنگھ صاحب کو معلوم ہوا۔ کہ درخواست میونسپل بورڈ میں بھیجی گئی ہو۔ تو دونو صاحبان نے اس بارہ میں کامیاب ہونے کے واسطے سعی بلیغ کی۔ اور کمیٹی کے منعقد ہونیکے روز سب سررشتہ تعلیم کے ممبروں نے مدرسہ ہذا کا مشن ہونا منظور کرلیا۔ اور گرانٹ مبلغ لعہ روپیہ موجودہ خرچ بھی اُسی وقت منظور فرمایا ؛

۱۵- جنوری سنہ۱۹۰۲ء کو جناب ڈاکٹر صاحب نے سکول کا چارج لیا- اور یکم فروری کو بابو دیدار سنگھ صاحب نے دعا کے ساتھ مدرسہ کی افتتاحی رسم ادا کی- ہیڈ ماسٹر صاحب کی تاخیر کی وجہ سے آپ نے لڑکوں کو انگریزی بھی شروع کرادی- اور ساتھ ہی بائبل بھی +
اب ہماری درخواست ہے کہ ہر ایک مسیحی اس نئے سکول کے واسطے دعا کریں تاکہ خداوند کا جلال یہاں پر ظاہر ہو- اور مشن کے کام کا نتیجہ سال آئندہ کے واسطے عمدہ نکلے۔

آمین ثم آمین

الراقم

قاضی اسمٰعیل خان توسل

روسی گورنمنٹ نے ۲ ماہ حال کو اپنے تمام غیر ممالک کے وکلاء کے پاس ایک سرکلر بھیجا ہے کہ جاپانی منسٹر نے ہمیں کو اطلاع دیدی ہے کہ جاپان نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ صلح کی نسبت کچھ کرنا نہیں چاہتا- اور اپنے منسٹر کو واپس بلا لیا ہے- اس واسطے روس نے اپنے منسٹر ٹاکیو کو واپس بلا لیا ہے- اس سرکلر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جاپانی گورنمنٹ کا روسی گورنمنٹ کے جواب کی انتظاری کے بغیر ایسا کرنا تمام ذمہ واری کو اسپر ڈالتا ہے +

روس کی سرحد پر ایک قصبہ میواچین نامی ہے جس میں مرد ہی مرد رہتے ہیں کوئی عورت نہیں- وہاں عورتوں کو مطلق رہنے کی اجازت نہیں +

انگلستان میں کوڈ فورڈ ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں بیلوں کے ذریعہ ہل جوتا جاتا ہے ورنہ گھوڑے اس کام کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں +

یکم و دوم فروری کو گورنمنٹ سکول کے عالیشان ہال میں مس فلورنس بلگرائی نے جو انگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی طرف سے ٹمپرنس کے کام کے لئے ہندوستان میں دورہ کر رہی ہیں مضمون ٹمپرنس پر دو زبردست لکچر دئے پہلے جلسہ میں جسٹس پرتول چندر چٹرجی اور دوسرے میں ڈاکٹر یونگ صاحب صدر انجمن تھے +

کامل غور و تحقیقات کے بعد دریافت ہوا ہے کہ جسم جس قدر دس گھنٹے کی جسمانی محنت میں کمزور ہوتا ہے اسی قدر تین گھنٹے کے مطالعہ سے +

ملک ڈنمارک میں اوسطاً فی دو آدمیوں کے لئے ایک گائے موجود ہے +

صحرائے افریقہ کا ریت اوسطاً ۳۰ سے ۴۰ فٹ تک گہرا ہے +

اشتہار

اسسال میلہ نمایش مسیان جلال آباد ضلع فیروزپور بباعث بیماری سرایت کہ جلال آباد اور دیگر علاقہ ضلع فیروزپور میں پھیل رہی ہے بند کیا گیا ہے- البتہ میلہ نمایش مویشیان ۲۵- لغایت ۲۷ فروری سنہ۱۹۰۲ء کو بمقام جلال آباد ہوگا- سرکار اور ریاست ممدوٹ سے انعام حسب معمول دیا جائیگا +

المشتہر

رائے بہادر میا داس صاحب ناظم ریاست ممدوٹ

ضرورت

پوسٹل برٹش ٹیلیگراف کرسچن ایسوسی ایشن کے لئے ایک مناد کی ضرورت ہے جس کا کام پشاور سے ملتان تک ہوگا علاوہ تنخواہ مبلغ عہ ماہوار کے ۲ روپیہ یومیہ بھتہ ایک نوکر اور رہایش کے لئے مکان دیا جائیگا- اور درجہ دوم ریل کے ٹکٹ کے علاوہ دیگر اخراجات سفر بھی دئے جاویں گے بشرطیکہ درخواست کنندہ گانا بجانا اور انگریزی بھی کچھ جانتا ہو +

المشتہر

ڈاکٹر ایچ سالیف- ایل- ٹیڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن گجرات پنجاب

ضرورت

مین پوری زنانہ ہسپتال کے لئے ایک زنانہ کمپونڈر کی ضرورت ہے- انگریزی دان کو ترجیح دیجاویگی- یا اگر کمپونڈری کا کام نہ جانتی ہوں پر سیکھنے پر راضی ہوں تو وہ بھی اپنی درخواست بھیجدیں- ساری درخواستیں سول سرجن مین پوری کے نام بھیجی جاوینگی +

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ؏ مع ضمیمہ ؏
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک 〃 ؏ 〃 ؏
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	صہ	لعہ	؏
نصف کالم	لعہ	؏	مے
پورا کالم	؏	مے	ے
پورا صفحہ	للعہ	؏	۱ مے

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر مابعد کے لئے فی سطر کالم ۱ ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر وار سنڈے سکول بلا محصول ؏
〃 〃 〃 معہ محصول ؏
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ؏

رپورٹ پیدایش واموات شہر لودیانہ ۱۳ جنوری تا ۶ فروری سنہ۱۹۰۲ء پیدایش ۲۹- اموات ۰ء بہ نسبت ہفتہ گذشتہ سے ۷ زیادہ فوت ہوئے

پادری ای- ایم- ویری صاحب ڈی- ڈی- اڈیٹر و مینیجر نورافشاں کیا سے طبع امریکن مشن پریس لودیانہ- ایم وائیلی کے اہتمام سے چھپا